Open Access
Al-Marjān Research Journal
ISSN(E): 3006-0370
ISSN(P): 3006-0362
al-marjan.com.pk

Tafseer Hidayat-ul-Quran: An Analytical Study of Intellectual, Stylistic, Pedagogical, and Da'wah-oriented Features in the Exegesis of Mufti Saeed Ahmad Palanpuri

تفسیر ہدایت القرآن: مفتی سعید احمد پالنپوریؒ کی فکری، اسلوبی، تدریسی ودعوتی خصوصیات کا تحقیقی مطالعہ

Authors Details

1. **Muneeba Shahzadi**
   MPhil Scholar, Department of Islamic Studies, Government College University, Faisalabad, Pakistan.
2. **Dr. Mahmood Ahmad** (Corresponding Author)
   Assistant Professor, Department of Islamic Studies, Government College University, Faisalabad, Pakistan.
   Email: **mahmood.ahmad@gcuf.edu.pk**

Citation

Nazir, Dr. Yasmin, and Sonia Saeed." Tafseer Hidayat-ul-Quran: An Analytical Study of Intellectual, Stylistic, Pedagogical, and Da'wah-oriented Features in the Exegesis of Mufti Saeed Ahmad Palanpuri." *Al-Marjān Research Journal*, 3,no.2, April-June (2025): 726−734.

Submission Timeline

Received: Mar 24, 2025
Revised: April 11, 2025
Accepted: May 01, 2025
Published Online: May 21, 2025

Publication, Copyright & Licensing

Article QR

Al-Marjān Research Center, Lahore, Pakistan.
All Rights Reserved © 2023.
This article is open access and is distributed under the terms of Creative Commons Attribution 4.0 International License

Tafseer Hidayat-ul-Quran: An Analytical Study of Intellectual, Stylistic, Pedagogical, and Da'wah-oriented Features in the Exegesis of Mufti Saeed Ahmad Palanpuri

تفسیر ہدایت القرآن: مفتی سعید احمد پالنپوریؒ کی فکری، اسلوبی، تدریسی و دعوتی خصوصیات کا تحقیقی مطالعہ

☆ منیبہ شہزادی ☆ ڈاکٹر محمود احمد

Abstract

This research paper examines *Tafseer Hidayat-ul-Quran*, a distinguished Qur'anic exegesis authored by Mufti Saeed Ahmad Palanpuri, a renowned scholar of the Islamic world. The study focuses on the tafseer's intellectual depth, stylistic elegance, pedagogical clarity, and da'wah-oriented approach. Mufti Palanpuri's methodology is marked by precise thematic coherence (*rabt al-ayat*), lucid and idiomatic translation, clarification of complex terms, and integration of linguistic and grammatical insights. His exposition effectively combines Qur'anic interpretation through the Qur'an itself, Hadith, statements and practices of the Companions, as well as rational and textual arguments. The commentary avoids excessive citations, instead presenting concise, relevant evidence to reinforce the intended message. Distinctive features include an engaging narrative style, moral exhortations, and contextual applications that resonate with contemporary readers. Notably, his student Abdul Rauf Ghaznavi has described the tafseer as "divinely inspired" and produced it upon the author's instructions, highlighting its unique place in modern Qur'anic literature. The tafseer's structure—enriched with vocabulary sections, illustrative examples, poetry, idioms, and comparative socio-religious observations—bridges classical scholarship with present-day concerns. Furthermore, Mufti Palanpuri's approach to Seerah within the tafseer aligns closely with hadith methodology, offering a vivid portrayal of the Prophet Muhammad ﷺ that deepens love, understanding, and emulation. By blending scholarly precision with accessible language, *Tafseer Hidayat-ul-Quran* stands as both an academic reference and a spiritual guide, appealing to scholars, students, and the general Muslim readership alike.

Keywords: Tafseer Hidayat-ul-Quran, Saeed Ahmad Palanpuri, Qur'anic exegesis, methodology, distinctive features

تعارف موضوع

مفتی سعید احمد پالن پوریؒ کی تفسیر ہدایت القرآن تفسیر بالرائے ہے اور یہ تفسیر امتیازی وصف کی حامل ہے۔ اس تفسیر میں آپ کا انداز بیان نہایت عمدہ ہے۔ آپ کے الفاظ کا چناؤ پر کشش ہے، ربط آیات لکھ کر عنوان لگاتے ہیں، آیات کا با محاورہ ترجمہ بھی کرتے ہیں اور ہر مشکل لفظ کو آسان بنانے کی کوشش کرتے۔ اس تفسیر کی بہت بڑی خصوصیت ربط آیات ہے۔ اکثر جگہوں پر مفسر نے محض اپنی قوت تدبر سے ربط بیان فرمایا ہے اور کہیں بھی ترتیب ٹوٹتی ہوئی نظر نہیں آتی۔ تفسیر میں دوٹوک بات بیان کرتے ہیں، اگر مگر یہ کام نہیں

☆ ایم فل اسکالر، شعبہ علوم اسلامیہ، گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، فیصل آباد، پاکستان۔
☆ اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ علوم اسلامیہ، گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، فیصل آباد، پاکستان۔

لیتے۔ یہ تفسیر آج کے نئے دور کے مزاج کے مطابق نہایت ہی عمدہ تفسیر ہے۔ بلکہ آپؒ کے شاگرد عبد الرؤف غزنوی جلد نمبر ا کے شروع میں لکھتے ہیں کہ آپ کی تفسیر حقیقت میں ایک الہامی تفسیر ہے یعنی یہ تفسیر آپ نے از خود لکھنا شروع نہیں کی بلکہ آپ دوسرے اہل علم و تقوی کی درخواست اور اصرار اور غیبی اشارات وبشارت کے تحت اس کام کے لیے آمادہ ہوئے۔ آپؒ کی تفسیر کی چند خصوصیات درج ذیل ہیں:

مبحث اول: خصوصیات تفسیر بزبانِ مفتی سعید احمد پالن پوریؒ

مفتی صاحب تفسیر کی جو خصوصیات از خود اپنی کتب اور اس تفسیر میں بیان کرتے ہیں وہ درج ذیل ہیں:

(۱) آیات کے اجزاء ہیں ربط

(۲) عام فہم اور آسان

(۳) حل اللّغات اور ضروری ترکیب

(۴) قرآنی کلمہ کا الگ الگ ترجمہ

(۵) وعظ و نصیحت کے مضامین کا غلبہ

(۶) مشکل الفاظ کے معنٰی

مبحث دوم: خصوصیات بزبانِ عبد الرؤف غزنوی رحمۃ اللہ علیہ

مفتی سعید احمد پالن پوری نے مارچ ۴، ۱۴۳۹ھ کو اپنے شاگرد عبد الرؤف غزنوی کو بذریعہ فون اپنی تفسیر چھاپنے کا حکم دیا۔ انہوں نے اس تفسیر کو مکتبہ غزنوی کراچی سے شائع کرنے کا اہتمام کیا اور اس کے شروع صفحات اور جلد کے بائیں جانب اس کی چند خصوصیات ذکر کیں ہیں جو درج ذیل ہیں:

(۱)۔ آیات و سورتوں کے درمیان ایسے دلکش انداز میں ربط بیان کیا گیا ہے جس سے قرآن کا اصل پیغام دلوں میں اتر کر انہیں نرم اور اللہ کی یاد کی طرف متوجہ کر دیتا ہے۔

(۲)۔ ہر سورت کے شروع میں اس کا تعارف اور اس میں پھیلے ہوئے مضامین کا خلاصہ پیش کیا گیا ہے پھر مضمون کے اعتبار سے کبھی ایک آیت اور کبھی اس سے زیادہ آیتوں کو لے کر ان کے مفردات کا کالم بنا کر ہر لفظ کے سامنے اس لفظی ترجمہ اور پھر دلنشین انداز میں تفسیر اور آخر میں خط کشیدہ الفاظ کے ذریعہ با محاورہ ترجمہ کیا گیا ہے۔

(۳)۔ طوالت سے بچنے کے لیے لبی تحقیقات او تفصیلی مباحث کو نہیں چھیڑا گیا ہے تا کہ قرآن کا اصل پیغام آسانی کے ساتھ دلوں میں اتر جائے۔

(۴)۔ ترجمہ و تفسیر پڑھانے والے اساتذہ کرام اور پڑھنے والے طلبہ عزیز کے فائدے کے لیے مشکل الفاظ کی لغوی، صرفی اور نحوی تحقیق بھی اختصار کے ساتھ حاشیہ میں لکھ دی گئی ہے۔

(۵)۔ اس کو ایسے مایۂ ناز شخص نے تحریر کیا ہے کہ جن کو علم الکلام، علم الحدیث، اور علم التفسیر سمیت بہت سے علوم میں مہارت حاصل تھی۔ لہٰذا اس کے منفرد اور مفید ہونے میں کوئی شک نہیں ہے۔

(۶)۔ یہ تفسیر ایک الہامی تفسیر ہے۔ آپؒ اہل علم کی درخواست اور ایک غیبی اشارات و بشارت کے سبب اس کام کے لیے امادہ ہوئے ہیں۔[1]

مبحث سوم: مزید خصوصیات تفسیر

یہ وہ کمال تفسیر ہے جس میں آپ نے ترجمہ و تفسیر سے پہلے آیات کے مفہوم و مطالب کو دور حاضر کی نفسیات اور اصطلاحات و محاورات کی رعایت رکھتے ہوئے دلکش انداز میں کھول کھول کر بیان کیا ہے کہ اس سے آیت کا پورا مفہوم نکھر کر سامنے آجاتا ہے۔ اور دل و دماغ پر ثبت ہوتا چلا جاتا ہے۔ اور طبیعت عش عش کرنے لگتی ہے۔ اس تفسیر کو یہ عظیم شرف بھی حاصل ہے کہ اسے خاتم الانبیاء، حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے اسے پسند فرمایا جیسا کہ محققہ نے تفسیر لکھنے کی وجوہات میں ذکر کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ مزید خصوصیات درج ذیل ہیں:

1. **جامعیت:** اس تفسیر کی نمایاں ترین خصوصیت اس کی جامعیت ہے۔ مفتی صاحب جس مسئلہ پر لکھتے ہیں اس کے متعلق تفصیلاً بیان بھی کرتے ہیں اور انتہائی منضبط انداز میں وضاحت کرتے ہیں۔
2. **سادہ اور آسان فہم ترجمہ:** مفتی صاحب کے ترجمہ کرنے کا سادہ ہے اور اس مہارت کے ساتھ قران کے الفاظ کا ترجمہ کیا ہے کہ عام سا شخص بھی آسانی سے سمجھ لے۔
3. **آیات اور سورتوں میں باہمی ربط:** مفتی صاحب نے اپنی تفسیر میں آیات اور سورتوں کا باہمی ربط نہایت اہتمام سے بیان کیا ہے اور قریب و بعید ربط کو بھی بیان کرتے ہیں۔ بعض جگہ سورۃ کو شروع کرتے گزشتہ سورۃ سے اس کا ربط بھی ذکر کرتے ہیں۔
4. **عقلی انداز:** مفتی صاحب اپنے زمانے کے عقلی اور فلسفیانہ علوم کے بلند پایۂ عالم تھے۔ مسلمانوں کے مابین پیدا ہونے والے کلامی اختلافات اور ان کی مذہبی و عقلی بنیادوں پر ان کی گہری نظر تھی۔ اسلام کے مختلف مسائل پر اثر ہونے والے اعتراضات سے بھی وہ پوری طرح آگاہ تھے۔ چنانچہ ان کی تفسیر پر عقلی رنگ بھی غالب ہے۔
5. **عقائد کا دفاع:** مفتی صاحب نہ صرف اسلامی عقائد کا دفاع جوش سے کرتے ہیں بلکہ اس سلسلے میں منکرین بھی مذمت کرتے ہیں۔
6. **اعتراضات کے جوابات:** مفتی صاحب نہ صرف عقائد کا دفاع کرتے ہیں بلکہ مشرکین و منکرین کے اعتراضات کے جوابات بھی بڑی وضاحت سے دیتے ہیں اور اس معاملہ میں سوالات و جوابات کا طریقہ بھی نوکِ قلم لاتے ہیں۔
7. **لسانی مہارت:** مفتی صاحب اپنی مثال آپ تھے۔ آپ نے متعدد کتابیں تحریر کیں جس کی وجہ سے آپ کا انداز گفتگو نہایت شاندار تھا۔ تفسیر ہدایت القرآن میں بھی آپ نے عمدہ الفاظ کا استعمال کیا ہے جو آپ کے وصف کا حصّہ ہے۔ تفسیر بیان کرتے

[1]۔ Pālanpūrī, Saʻīd Aḥmad, *Tafsīr Hidāyat al-Qur'ān* (Karāchī: Maktaba Ghaznawī, 1443 AH/2022 CE), 1: 515.

ہوئے آسان الفاظ کی بھی مزید وضاحت کرتے ہیں۔ جیسا کہ ایک جگہ بھاپ لفظ لکھ کر قوسین کے اندر (اسٹیم) لکھ کر مزید اس کی وضاحت فرمائی، احاطہ کے بعد قوسین میں (صحن) رقم کیا۔[2]

مبحث چہارم: تفسیر کی تدریسی و دعوتی خصوصیات

1. **دعوت و اصلاح کا حکیمانہ انداز:** مفتی صاحب سوالات کے جوابات دیتے ہوئے طنز و تشنیع سے کام نہیں لیتے بلکہ ایسی شائستگی سے جواب دیتے ہیں کہ پڑھنے والا آپ کا دلدادہ ہو جائے۔
2. **صرفی نحوی تحقیق:** آپؒ تفسیر پڑھانے والے اساتذہ اور طلباء کے فائدہ کے لیے مشکل الفاظ کی لغوی، صرفی اور نحوی تحقیق بھی کرتے ہیں تاکہ قارئین کو پڑھنے میں آسانی ہو سکے۔ اور اکثر جگہ اس کی ترکیب بھی کرتے ہیں۔
3. **سورتوں اور ان کے مضامین کا تعارف:** مفتی صاحب ہر سورۃ کا تعارف اور اس کے پھیلے ہوئے مضامین کا تعارف اور خلاصہ پیش کرتے ہیں تاکہ پڑھنے والے آسانی سے استفادہ کر سکیں۔ اور اکثر سورتوں کو مکمل کرنے کی تاریخ بھی لکھتے ہیں۔ جیسا کہ سورۃ الحج کو مکمل کیا اور نیچے اس کو رقم کرنے کی اختتامی تاریخ رقم کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ: "الحمد للہ ۱۲ ربیع الاوّل، ۱۴۲۸ھ، بروز منگل سورۃ الحج کی تفسیر پوری ہوئی"[3]
4. **نص سے استدلال:** مفتی صاحب نے عبارت النص پیش نظر رکھ کر تفسیر کی ہے باقی تین استدلات فائدے کی صورت میں بیان کئے ہیں۔ اس کے علاوہ استدلال کی صورتیں بھی بیان کی ہیں۔
5. **تفسیری جلد کا اختتام:** مفتی صاحب تفسیر کی جلد کو مکمل کرنے کے بعد اس کے حوالہ سے معلومات فراہم کرتے ہیں کہ اس کا اختتام کس سورۃ پر ہوا ہے اور آگے آنے والی جلد سے اس کا کیا تعلق ہے۔ جیسا کہ جلد نمبر ۶ کے اختتام پر لکھتے ہیں کہ:

   > "اللہ تعالیٰ کی بے پایاں عنایتوں سے بروز اتوار ۲۸ ذی قعدہ ۱۴۳۶ھ - ۱۳ ستمبر ۲۰۱۵ کو رات میں ڈیڑھ بجے سورۃ الفاطر کی تفسیر پوری ہوئی، یہ جلد اسی پر ختم ہے، اگلی جلد سورۃ یٰسین سے ان شاءاللہ شروع ہوگی"

6. **داخلی و خارجی دلائل:** مفتی صاحب نے اپنی تفسیر کے اندر داخلی اور خارجی دلائل کا استعمال کیا ہے کیونکہ قرآن کے اندر عالمگیری احکامات موجود ہیں۔ اور دیگر آسمانی کتابوں میں بھی قرآن کی حقانیت کا بیان ہے۔
7. **قرآن کے احکامات پر ہونے والے اعتراضات کا رد:** مولانا مفتی صاحب قرآنی آیات کی وضاحت کرتے ہوئے، قرآنی احکامات پر ہونے والے اعتراضات کا جواب بھی تحریر کیا ہے۔ جیسے زناکاری اور قتل کی سزا اور پھر آپ نے ان کی حکمت بھی بیان کی ہے۔
8. **حدیث کی نوعیت کا بیان:** مولانا مفتی صاحب حدیث مبارکہ بیان کرتے ہوئے اس کی نوعیت بھی بیان کرتے ہیں کہ یہ حدیث مبارکہ مرسل ہے، صحیح ہے یا پھر کسی اور درجہ کی ہے۔

---

[2]- Pālanpūrī, Sa‘īd Aḥmad, *Tafsīr Hidāyat al-Qur’ān*, 5: 516.

[3]- Pālanpūrī, Sa‘īd Aḥmad, *Tafsīr Hidāyat al-Qur’ān*, 5: 516.

9. **عصرِ حاضر پر اطلاق:** مفتی صاحب بعض واقعات کا عصرِ حاضر پر اطلاق کرتے ہیں۔ جیسے قرآن میں موجود حالات وواقعت اور رسم ورواج کا بیان۔ اس کے علاوہ معاشرت اور انسانی رویوں کا تذکرہ وغیرہ۔ اس کے علاوہ وہ عصرِ حاضر کی مثالوں سے بھی استفادہ کرتے ہیں۔

10. **مختلف تراجم تفاسیر اور کتب سے استفادہ:** مفتی صاحب نے صرف قرآن وحدیث سے استدلال نہیں کیا بلکہ دیگر کتب تراجم وتفاسیر سے بھی استفادہ کیا ہے۔ جیسا کہ بیان القرآن، آسان تفسیر، معارف القرآن، فوائد عثمانی وغیرہ۔ ان میں سے چند نام درج ذیل ہیں:

نمبر شمار	کتب کے نام	مؤلفین کے نام
١	جامع البیان	ابو جعفر محمد بن جریر طبری
٢	احکام القرآن	ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص
٣	تفسیر کبیر	ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص
٤	الدر المنثور	مولانا جلال الدین سیوطی
٥	روح البیان	مولانا اسمٰعیل حقی
٦	روح المعانی	سید محمود آلوی
٧	تفسیر مظہری	قاضی ثناء اللہ پانی پتی
٨	بیان القرآن	مولانا اشرف علی تھانوی
٩	معارف القرآن	مفتی محمد شفیع
١٠	تدبر القرآن	امین احسن اصلاحی
١١	آسان تفسیر	مولانا خالد سیف اللہ رحمانی
١٢	آسان ترجمہ قرآن	مولانا تقی عثمانی
١٣	معارف الحدیث	مولانا منظور نعمانی
١٤	کنز العمال	ابن حسام الدین ہندی
١٥	العرف الشذی	محمد انور شاہ بن معظم شاہ کشمیری
١٦	تحفۃ الالمعی	مولانا سعید احمد پالن پوری
١٧	صحیح بخاری	ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری
١٨	صحیح مسلم	مسلم بن حجاج قشیری

۱۹	سنن ابو داؤد	ابو داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی
۲۰	سنن ترمذی	ابو عیسی محمد بن عیسی ترمذی

اس کے علاوہ بھی مفتی صاحب نے بہت سی کتب سے استفادہ کیا جن میں سنن ابن ماجہ، سنن ابو داؤد، مراسیل ابو داؤد، شمائل ترمذی، سنن دار قطنی، سنن نسائی، صحیح ابن حبان، المستدرک، معجم الاوسط، شرح السنۃ، الترغیب والترہیب، جزء المسالک شرح موطا امام مالک، فتح الباری، عمدۃ القاري، تحفۃ القاري، معارف السنن، بذل المجھود اور حاشیہ مشکاۃ وغیرہ شامل ہیں۔

11. **رسائل کا حوالہ:** مفتی صاحب سورۃ احزاب آیت نمبر ۳۰ کے ضمن میں تفسیر کے بعد سوال و جواب کے تسلسل میں اپنے رسالے کا حوالہ نقل کرتے ہیں کہ یہ جواب میرے رسالہ "**قادیانی وسوسے**" میں سے ہے۔[4]

12. **اقوالِ ذریں اور لطائف کا استعمال:** مولانا نے متعدد جگہ تفسیر میں اقوال کا استعمال کیا ہے اور اقوال کے بارے میں یہ بھی نقل کیا ہے کہ یہ قول کہاں سے لیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ آپ نے بعض جگہ لطائف بھی تفسیر میں ذکر کئے ہیں۔

13. **ادبی کلمات و محاورات:** مفتی صاحب نے تفسیر میں اکثر مقامات پر محاورات کا استعمال کیا ہے تاکہ بہت زیادہ لمبی بات کو سمیٹا جا سکے۔ جیسے:

"سب ٹھاٹھ پڑا رہجائے گا جب لاد چلے گا بنجارا!"[5]

اس کے علاوہ آپ نے اس تفسیر میں ادبی کلمات کا استعمال کیا ہے جس کی وجہ تفسیر میں چار چاند لگ گئے ہیں۔ اس کی مثال درج ذیل پیراگراف میں ہے:

"گذشتہ آیات میں بت پرستی کو حماقت بھرا کام کہا ہے، اس لئے ممکن تھا کہ جاہل مشرکین طیش میں آکر نبی کی شانِ اقدس میں کوئی نا مناسب حرکت کر بیٹھتے یا کوئی نازیبا بات بول دیتے، اور آپ اس کا ترکی بہ ترکی جواب دیتے تو بات بگڑتی اور دعوت کے کام کو نقصان پہنچتا اس لئے آپ کو تین حکم دیتے ہیں: نبی ﷺ عضو درگذر کو عادت بنالیں، لوگ ناشائستہ حرکت کریں تو ان کو معاف کردیں، چنانچہ بے تمیزی کا برتاؤ کرنے والوں سے درگذر کرنے کے واقعات سے سیرت پاک بھری پڑی ہے۔"

14. **سیرت نبوی ﷺ سے استدلال:** مفتی صاحب نے اس تفسیر کے مطلق جتنی بھی تحقیقات کی ہیں ان تمام تحقیقات میں بڑی لگن اور محنت سے کام کیا ہے۔ مصنف نے مختلف جگہوں پر سیرتِ نبوی ﷺ کو بھی اپنا موضوع بنایا ہے۔ انھوں نے سیرت نبوی ﷺ کو محدثین کرام کے طرز پر چھان بین کرکے بیان کیا ہے۔

15. **اشعار سے وضاحت:** بعض جگہ مولانا صاحب اپنی بات کا ذکر کرکے یا پھر قرآن و حدیث کے بعد بات کو سمجھانے کے لیے اشعار کا بھی ذکر کرتے ہیں۔ بعض جگہ اشعار بیان کرنے کے ساتھ یہ بھی بیان فرماتے ہیں کہ یہ شعر کس کا اور کہاں سے لیا گیا ہے۔ جیسا کہ

---

[4]- Pālanpūrī, Sa'īd Aḥmad, *Tafsīr Hidāyat al-Qur'ān*, 6: 476.

[5]- Pālanpūrī, Sa'īd Aḥmad, *Tafsīr Hidāyat al-Qur'ān*, 6: 208.

آپ نے (جلد نمبر ۴، صفحہ نمبر ۱۴۳) پر انبیاء علیہ الصلوۃ والسلام پر آقا ﷺ کی برتری بیان کرتے ہوئے ذکر کیا کہ مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی نے قصیدہ بہاریہ میں فرمایا ہے کہ:

"جہاں کے سارے کمالات ایک تجھ میں ہیں
تیرے کمال کسی میں نہیں مگر دوچار"[6]

آپ نے جو تفسیر میں اشعار استعمال کئے ہیں ان میں اردو، عربی اور فارسی اشعار شامل ہیں۔ جیسا کہ فارسی کا ایک شعر ہے کہ:

"باراں کہ در لطافت طبعش خلاف نیست
درباغ لالہ روید ودر شورہ بوم خس"[7]

16. محاورات کا استعمال: مفتی صاحب بعض جگہ پر اپنی بات سمجھانے کے لیے محاورات کا بھی استعمال کرتے ہیں جیسا کہ آپ نے ایک جگہ محاورہ استعمال کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ:

"اندھوں کو اندھیرے میں دور کی سوجی!"[8]

یہاں پر آپ نے کفار کے بارے میں اس محاورے کو استعمال کیا ہے۔

17. فتاویٰ سے استدلال: مفتی صاحب فتاویٰ سے بھی استدلال کرتے ہیں۔ بعض جگہ اپنی بات بیان کر کے فتوی کا ذکر کرتے ہیں جیسا کہ آپ نے

ایک جگہ فتوی بیان کیا کہ:

"جو لوگ قران کو توحجت مانتے ہیں مگر حدیث کی حجیت کا انکار کرتے ہیں اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں"[9]

اور لائن کے آگے فتاوی رحیمیہ کا ذکر کرتے ہیں البتہ فتاویٰ کی مزید تفصیل ذکر نہیں کرتے۔

خلاصہ بحث

مفتی صاحب کا منہج واسلوب نہایت عمدہ ہے۔ انہوں نے قدیم وجدید ماخذ ومصادر سے استفادہ کیا ہے اور ان میں متفرقہ کتب سے بھی استفادہ کیا ہے۔ جن میں لغات اور اسائل وغیرہ بھی شامل ہیں۔ ذیادہ تر آپ اپنے مسالک کی کتابوں سے استفادہ کرتے نظر آتے ہیں۔ یہ اپنے منہج و اسلوب کے اعتبار سے ایک مفرد تفسیر ہے۔ تفسیر القرآن بالقرآن، تفسیر القرآن بالحدیث، تفسیر القرآن باقوال صحابہؓ، تفسیر القرآن بعمل صحابہ وصحابیات کا طریقہ اپنایا ہے۔ آیات قرآنی کی تفسیر میں اقوال صحابہ وتابعین کی بھرمار نہیں کی گئی بلکہ

---

[6]۔ Pālanpūrī, Sa'īd Aḥmad, *Tafsīr Hidāyat al-Qur'ān*, 4: 143.

[7]۔ Pālanpūrī, Sa'īd Aḥmad, *Tafsīr Hidāyat al-Qur'ān*, 3: 423.

[8]۔ Pālanpūrī, Sa'īd Aḥmad, *Tafsīr Hidāyat al-Qur'ān*, 4: 376.

[9]۔ Pālanpūrī, Sa'īd Aḥmad, *Tafsīr Hidāyat al-Qur'ān*, 2: 143.

جہاں ضروری تھا نقلی و عقلی دلائل اور سوال وجوب کے ذریعے قرآنی آیات کے مفہوم کو واضح کیا گیا ہے۔ مفردات کے کالم بنا کر مشکل الفاظ کی تفہیم کا مسئلہ حل کرنے کے ساتھ مختصر حواشی میں الفاظ کی لغوی اور صرفی و نحوی تشریح کا اہتمام کیا گیا ہے انہوں نے اپنی تفسیر میں عام زندگی کے واقعات، امثلہ، اشعار، لطائف اور محاوروں کے ذریعے قرآنی آیات میں مرکزی مضمون کو بیان کرنے کی کوشش کی ہے۔ جہاں تک ممکن ہو وہ قرآن کے مختلف واقعات میں مذکور حالات اور رویوں کا موجودہ دور کی معاشرت سے تقابل کرتے نظر آتے ہیں۔ اس کے علاوہ تفسیر کی خصوصیات سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ مولانا مفتی صاحب کی یہ تفسیر کوئی عام تفسیر نہیں ہے بلکہ اپنے اندر ذخائر سمیٹے ہوئے ہے۔ محقّقہ نے اس تفسیر میں موجود مباحثِ سیرت کو اپنا تحقیقاتی موضوع بنایا ہے۔ صاحبِ ہدایت القرآن نے اس تفسیر میں جو استدلال کے طرق اپنائے ہیں وہ محدثین کرام کے طرز پر سیر کی روایات کا موازنہ کرتے ہیں۔ انہوں نے سیرت کے لیے قرآن و حدیث کو ہی اوّل مصادر میں شمار کیا ہے۔ تفسیر پڑھ کر ایک عام قاری بھی حضور خاتم المرسلین ﷺ کی شخصیت، ان کے اوصاف، ان کی دعوت حق اور سیرت کے تمام پہلوؤں کو ان کی دائمی تصویر اور تابانی کے ساتھ سمجھ سکے گا اور انہیں دل میں بسانے سے وہ ان پاک بندوں میں شامل ہو سکتا ہے جن کے لئے کتاب الٰہی میں خوشخبریاں ہیں۔

تجاویز و سفارشات

* **علمی تحقیق میں وسعت** — تفسیر ہدایت القرآن کے منہج و اسلوب پر مزید تحقیقی کام کیا جائے تاکہ اس کے علمی و دعوتی اثرات کو مختلف مکاتب فکر کے تناظر میں سمجھا جا سکے۔
* **جامعات میں نصاب میں شمولیت** — دینی و عصری جامعات میں اس تفسیر کو نصابی یا معاون مطالعے کے طور پر شامل کیا جائے تاکہ طلبہ اس کے اسلوب و ربط آیات سے فائدہ اٹھا سکیں۔
* **جدید اسلوب میں پیش کش** — اس تفسیر کے مضامین کو ڈیجیٹل پلیٹ فارمز، آڈیو بکس، اور بصری مواد کے ذریعے عام فہم انداز میں پیش کیا جائے۔
* **بین المذاہب مکالمے میں استفادہ** — غیر مسلم محققین و طلبہ کو بھی اس تفسیر کی دعوتی اور منطقی پہلوؤں سے متعارف کرایا جائے تاکہ بین المذاہب مکالمے میں مثبت کردار ادا ہو۔
* **موضوعاتی اشاریہ کی تیاری** — تفسیر ہدایت القرآن کا ایک جامع موضوعاتی اشاریہ (Index) تیار کیا جائے تاکہ قارئین کو مختلف موضوعات تک آسان رسائی حاصل ہو سکے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

کتابیات/Bibliography

* Pālanpūrī, Saʿīd Aḥmad. *Tafsīr Hidāyat al-Qur'ān*. Karāchī: Maktaba Ghaznawī, 1443 AH/2022.